سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۴ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی البتہ شام کے وقت کچھ اعصابی ضعف کی شکایت ہوگئی۔ اِس وقت بفضلہ تعالیٰ طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرتؐ پر دو طرح سے اتمامِ نعمت ہوا اوّل تکمیلِ ہدایت دوسرے تکمیلِ اشاعتِ ہدایت

تکمیلِ ہدایت من کل الوجوہ آپؐ کی آمدِ اوّل سے ہوئی۔ تکمیلِ اشاعتِ ہدایت آمدِ ثانی کے ساتھ مقدر تھی

"تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جو اتمامِ نعمت اور اکمال الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اوّل تکمیلِ ہدایت۔ دوسری تکمیلِ اشاعتِ ہدایت۔ تکمیلِ ہدایت من کل الوجوہ آپؐ کی آمد اول سے ہوئی اور تکمیلِ اشاعتِ ہدایت آپؐ کی آمد ثانی سے ہوئی۔ کیونکہ سورۂ جمعہ میں جو اٰخرین منھم لما والی آیت آپؐ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔ اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی ایک بعثت اور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اشاعت کے تمام ذریعے اور سلسلے مکمل ہو رہے ہیں۔ چھاپہ خانوں کی کثرت اور آئے دن ان میں نئی باتوں کا پیدا ہونا، ڈاک خانوں، تار برقیوں، ریلوں، جہازوں کا اجرا اور اخبارات کی اشاعت، اِن سب امور نے مل ملا کر دنیا کو ایک شہر کے حکم میں کر دیا ہے۔ پس یہ ترقیاں بھی دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ترقیاں ہیں۔ کیونکہ اس سے آپؐ کی کامل ہدایت کے کمال کا دوسرا جزو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت پورا ہو رہا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۱۰)

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا عزم چٹاگانگ

چٹاگانگ ۲۴ ستمبر (بذریعہ فون) محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان جو آجکل مشرقی پاکستان کی جماعتوں کا دورہ فرما رہے ہیں، مورخہ ۲۱ ستمبر کی شام کو لاہور سے بذریعہ طیارہ ڈھاکہ پہنچنے کے بعد اسی شام کو مع اراکین وفد چٹاگانگ روانہ ہو گئے تھے وہاں دو روز قیام فرمانے کے بعد آپ آج صبح ڈھاکہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب اس دورہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی صحت

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی طبیعت تا حال ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت التزام سے آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۴ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو اسہال کی تکلیف تو دوبارہ نہیں ہوئی۔ البتہ کل تمام دن ضعف رہا۔ اِس وقت طبیعت قدرے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے

اٰمین اللّٰھم اٰمین

ہفتۂ تحریکِ جدید۔ یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر

تحریکِ جدید کا سالِ رواں ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے۔ پیشتر اس کے کہ نئے سال کی ذمہ داریاں ہمارے کندھوں پر آ پڑیں۔ ہمیں سالِ رواں کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو جانا چاہیئے۔ اس غرض کے لئے حسب ارشاد محترم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریکِ جدید یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر ہفتہ تحریکِ جدید منایا جانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

جملہ جماعتوں کے عہدیداران حضرات اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے سعی بلیغ فرمائیں۔

(وکیل المال تحریکِ جدید ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

اشاعتِ اسلام کا فریضہ اس شان سے ادا کرو کہ دنیا کے کونے کونے سے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آوازیں آنے لگیں

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادرانِ جماعت!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَیں نے آپ لوگوں کو بارہا توجہ دلائی ہے کہ ہماری جماعت کے قیام کا حقیقی مقصد یہی ہے کہ ہم اسلام کو ساری دنیا میں پھیلائیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت دنیا کے کونے کونے میں قائم کر دیں مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک جماعت نے اس بارہ میں اپنے فرض کو صحیح طور پر محسوس نہیں کیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ پاکستان میں عیسائیت نے اسلام کے خلاف اپنے حملہ کو تیز تر کر دیا ہے اور وہ لوگ اس کے لئے لاکھوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں لیکن مسلمان کہلانے والے جن کے نبیؐ کی زبان پر خدا تعالےٰ نے یہ الفاظ جاری کئے تھے کہ یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً اے لوگو مَیں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور جن کی نسبت اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

تم سب سے بہترین امت ہو جن کو تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کو دنیا میں پھیلاتے اور بدی سے لوگوں کو باز رکھتے ہو۔ وہ سستی اور غفلت کا شکار ہو رہے ہیں لیکن دوسروں کا کیا گلا، اگر آپ لوگ ہی اپنے فرض کو صحیح رنگ میں ادا کرتے تو مَیں سمجھتا ہوں آج دنیا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے کہیں نظر نہ آتے بلکہ ساری دنیا پر اسلام کی حکومت ہوتی اور تمام دل نگینِ محمدؐ سے منقّش ہوتے اور بجائے گالیوں کے اس مقدس انسان پر درود و سلام بھیجا جاتا۔ اب بھی وقت ہے کہ اپنی پچھلی سستی کا کفارہ ادا کرو۔ اپنی غفلتوں کو ترک کر دو اور اُس دروازہ کی طرف دوڑو جس کے سوا تمہارے لئے کہیں پناہ نہیں اور ایک پختہ عہد اور نہ ٹوٹنے والا اقرار اس بات کا کرو کہ تم اپنے مال اور اپنی جانیں اور اپنی ہر ایک چیز اشاعت اسلام کے لئے قربان کرنے پر تیار رہو گے۔ اور اس مقدس فرض کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دو گے یہی وہ سچا اور حقیقی جواب ہے۔ جو غیر مسلموں کے مقابلہ میں ہماری طرف سے دیا جا سکتا ہے۔

یہ امر یاد رکھو کہ ہماری عزت ہمارے اعلیٰ درجہ کے لباسوں اور بڑی بڑی جائدادوں میں نہیں ہے۔ یہ لباس تو چوڑھے اور چمار بھی پہن لیتے ہیں۔ اور بڑی بڑی جائیدادیں پیدا کر لیتے ہیں۔ ہماری عزت اسی میں ہے کہ ہم اپنی زندگیاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق بنائیں اور رات دن آپؐ کے پیغام کی اشاعت کریں۔ تاکہ ہماری شکلوں کو دیکھ کر ہی لوگ پکار اٹھیں کہ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں اور انکی موجودگی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ دشمن اس لئے حملہ کرتا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ ابتر خیال کرتا ہے۔ لیکن اگر اسے معلوم ہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کروڑوں بیٹے دنیا میں موجود ہیں اور اگر اسے معلوم ہو کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ساری جان اور اپنے سارے دل سے پیار کرتے ہیں۔ اور ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ اس پاکباز دلوں کے سردار کی جوتیوں کی خاک پر بھی فدا ہے۔ تو پھر اس کی کیا طاقت ہے کہ وہ آپؐ پر حملہ کر سکے؟

پس تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو اور اسلام کی اشاعت پر زور دو تاکہ وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتے ہیں۔ وہ آپؐ پر درود اور سلام بھیجنے لگیں۔ مکہ کے لوگوں کی گالیاں آخر کس طرح دور ہوئیں اسی طرح وہ اسلام کو قبول کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگے۔ پس اب بھی یہی علاج ہے اور یہی وہ تدبیر ہے جس سے ہر شریف الطبع انسان اسلام کی خوبیوں کا قائل ہو جائے گا۔ اور ہر شریف الطبع انسان مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر مرعوب ہو جائے گا۔

مَیں امید کرتا ہوں کہ تمام جماعتوں کے امراء اور سیکرٹریان اس تحریک کے پہنچتے ہی اپنے اپنے علاقہ کے احمدیوں کو پوری طرح اس میں حصہ لینے کی تلقین کریں گے (اور صدر انجمن احمدیہ اس کی نگرانی اور انتظام کرے گی۔ اور ان سے غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے اپنے اوقات وقف کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ ہر احمدی کو سال میں کم از کم ایک ہفتہ غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کے لئے وقف کرنا چاہیئے۔ بے شک اس کے لئے انہیں ایک لمبی قربانی سے کام لینا پڑے گا۔ لیکن یہی قربانیوں کی رات ہے۔ جو ایک خالص خوشی کا دن ان پر چڑھائے گی۔ اور دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پھر زندگی کا سانس لینے لگ جائے گی۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی لئے آئے ہیں کہ وہ دنیا کو زندہ کریں۔ اللہ تعالےٰ آسمان سے ان کے حق میں گواہی دیتا ہے کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم

اے مومنو اللہ اور اس کے رسولؐ کی آواز پر لبیک کہو جب کہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلاتا ہے۔ پس دنیا کی زندگی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو قبول کرنے میں ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم احیاءِ دین اور اشاعت اسلام کے کام کو اس زور سے اختیار کریں کہ دنیا کے کونہ کونہ سے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کی آوازیں آنے لگیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ لوگوں کو اس امر کی سچی توفیق عطا فرمائے۔ اور قیامت تک اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہراتا رہے۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد ۸ ستمبر ۱۹۶۳ء

خطبہ جمعہ

حقیقی مومن بننا چاہتے ہو تو خوف و رجاء کے درمیان زندگی بسر کرو

خوف و رجاء کے اشتراک سے ایک طرف شدید بیداری اور دوسری طرف انتہائی قربانی کی توفیق ملتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی۔

تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ومما رزقنٰھم ینفقون (السجدہ ع۲)

اس کے بعد فرمایا۔

ہر شخص کے اندر اس کی

ذمہ داری کے مطابق بیداری

پیدا ہوتی ہے اور اس کی بیداری سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسے اپنی ذمہ داری کا کتنا احساس ہے۔ قرآن کریم کے متعدد مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی کامیاب زندگی خوف اور رجاء پر مبنی ہے۔ یعنی اس کے دماغ پر عملی طور پر خوف اور رجاء کے دونوں پہلو غالب ہوتے ہیں۔ اسے خوف اپنی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے اور امید خدا تعالیٰ کے فضلوں وعدوں اور طاقتوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ وہ ڈرتا ہے کہ اس کی کمزوری اور سستی کہیں اسے تباہ نہ کر دے اور وہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور طاقت اسے ابھارتے رہیں گے۔ اور ڈوبنے نہیں دیں گے مگر جس طرح ہر چیز کا سایہ ہوتا ہے اور ہر فعل کا ایک نتیجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح

خوف اور رجاء

بھی اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ دنیا میں عادی افعال کے سوا جن کی درحقیقت کوئی بھی قیمت نہیں ہوتی۔ باقی جتنی چیزیں ہیں وہ ساری کی ساری نتیجہ خیز اور اپنے اندر کوئی نہ کوئی اثر رکھتی ہیں۔ عادی افعال یا تو غیر طبعی عادات ہوتی ہیں یا طبعی افعال ہوتے ہیں۔ اور غیر طبعی عادتیں اور طبعی افعال جہانتک

ثواب کا تعلق ہے کوئی قیمت نہیں رکھتے۔ ہم سانس لیتے ہیں اور ہمیں اس کا کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا۔ دل دھڑکتا ہے اور ہمیں کوئی احساس نہیں ہوتا۔ کان سے ہم سنتے ہیں اور ہم کوئی نئی کیفیت محسوس نہیں کرتے۔ یہ

طبعی افعال

ہیں جن کے بدلہ میں ہم خدا تعالیٰ سے کسی ثواب کے امیدوار نہیں ہو سکتے۔ ہم کوئی حق نہیں رکھتے کہ خدا تعالیٰ سے کہیں کہ ہم نے کان سے سنا ہے ہمیں اس کے بدلہ میں کیا جزا ملے گی۔ ہمارا دل دھڑکتا ہے اس کا ہمیں کیا ثواب ملے گا۔ ہم سانس لیتے ہیں ہمیں اس کا کیا انعام ملے گا۔ اسی طرح غیر طبعی عادات بھی بیکار ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض لوگوں کو اپنے کسی عضو کے ہلانے کی عادت ہوتی ہے۔ کوئی اپنا کندھا ہلاتا ہے اور کوئی آنکھیں مارتا ہے۔ یہ عادتیں یونہی پیدا نہیں ہو جاتیں۔ ان کا بھی کچھ نہ کچھ سبب ہوتا ہے لیکن اس کے بیان کرنے کا نہ یہ موقعہ ہے اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ بہرحال بعض لوگ بعض حرکات عادت کے طور پر کرتے ہیں اور ان کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے کسی انعام کے امیدوار نہیں ہوتے۔ یہ

غیر طبعی عادتیں

ہوتی ہیں اور جو غیر طبعی عادتیں ہوں ان پر سزا بھی کوئی نہیں اور ان کے بدلہ میں انعام بھی کوئی نہیں۔ ان کے سوا باقی جتنی چیزیں ہوتی ہیں۔ وہ کوئی نہ کوئی اثر انسان پر چھوڑ جاتی ہیں اور اس کے اندر ان کی وجہ سے کوئی نہ کوئی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی افکار کے ہیجان میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی دلی جذبات میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی مادی طور پر اس

دنیا میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً کوئی شخص ایسی جگہ پر بیٹھا ہے جہاں کوئی اینٹ اٹھی ہوئی ہے یا کوئی روڑا پڑا ہوا ہے اور اسے تکلیف محسوس ہوتی ہے تو اس کے مقابل پر وہ اگر کوئی حرکت کرے گا تو وہ حرکت اس کیساتھ تعلق رکھے گی۔ مثلاً اینٹ اٹھی ہوئی ہے تو وہ اس طرح بیٹھ جائے گا کہ اینٹ کا جو حصہ ابھرا ہوا ہے وہ اس کے جسم کے اٹھے ہوئے حصہ کی طرف ہو جائے یا وہ اس جگہ سے ذرا ہٹ کر بیٹھ جائے گا یا ہاتھ مار کر اس اینٹ یا روڑے کو ہٹا دے گا۔ غرض ہر حرکت خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی نتیجہ خیز ہوتی ہے اسی طرح طمع اور خوف بھی انسان کے اندر ایک تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔ خوف آئے گا تو انسان کے اندر بیداری پیدا ہو گی۔ مثلاً ایک انسان جنگل میں چل رہا ہوتا ہے اسے خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں شیر یا چیتا یا کوئی اور موذی جانور نہ پھر رہا ہو تو فوراً ہی اس کے اندر ایک بیداری پیدا ہو جاتی ہے اور وہ ہوشیار ہو جاتا ہے۔ اس پر

خوف کے آثار

پائے جاتے ہیں۔ وہ ہر کھٹکے پر کبھی دائیں اور بائیں اور کبھی پیچھے مڑ کر دیکھے گا۔ اور کبھی آگے تیز نظر دوڑائے گا۔ اور اگر کوئی ہلتی ہوئی ٹہنی بھی اس کی طرف جھکے گی تو چونکہ اسے شیر چیتے یا کسی اور موذی جانور کا خیال ہے۔ وہ کود کر آگے چلا جائے گا۔ یا کسی شخص کو یہ خیال ہے کہ دشمن اس کا تعاقب کر رہا ہے تو وہ دوڑتے وقت مڑ مڑ کر اپنے پیچھے دیکھتا جائے گا۔ یا وہ خیال کرتا ہے کہ اس کے قریب کوئی سانپ ہے تو وہ بجائے آسمان کی طرف یا اپنے دائیں اور بائیں دیکھنے کے بار بار اپنے پاؤں کی طرف دیکھے گا غرض خوف اس سے اپنے درجہ کے مطابق حرکت کرائے گا۔ اگر اسے یہ خوف ہے کہ اس کے پیچھے دشمن آرہا ہے تو وہ مڑ مڑ کر پیچھے دیکھے گا۔ اگر

کوئی شیر یا کسی اور موذی جانور کا خوف ہے تو وہ جنگل میں چلتا ہوا چاروں طرف نظر مارتا جائے گا۔ غرض ہر خوف اپنے ساتھ ایک خاص قسم کی حرکت پیدا کرتا ہے۔ یہی امید کا حال ہے۔ ماں کو بچے کے آنے کی خبر ملتی ہے تو وہ رات کا وقت بیداری میں کاٹتی ہے ہلکی ہلکی ہوا چل رہی ہوتی ہے۔ دروازوں کی چولیں ڈھیلی ہوتی ہیں اور وہ ہوا سے کھٹ کھٹ کی آواز دیتے ہیں۔ گاؤں یا محلہ کے سارے دروازے اسی قسم کی آواز دیتے ہیں مگر یہ ماں جو بچہ کے انتظار میں بیٹھی ہوئی ہوتی ہے جب دروازے کی آواز کو سنتی ہے تو بے اختیار کہہ اٹھتی ہے اچھا بیٹا آ گئے۔ وہ یہ کہتے ہوئے تیزی سے دروازہ پر پہنچتی ہے مگر وہاں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ گویا طمع بھی موقعہ کے لحاظ سے ایک خاص قسم کی حرکت پیدا کرتا ہے اور خوف بھی ایک قسم کی حرکت پیدا کرتا ہے۔ پھر امید میں

کئی قسم کی قربانیاں

پیدا کرتی ہیں مثلاً کسی انسان کے دل میں اگر پڑنے کا خیال آتا ہے تو یہ خوف والی بات ہے جب کوئی شخص یہ سنے گا کہ ڈاکہ پڑنے والا ہے اور شاید یہ ڈاکہ اس کے گھر پر ہی پڑیگا تو وہ یہ خبر سن کر پڑا لیٹا نہیں رہ جائے گا بلکہ وہ چوکس ہو جاتا ہے اور سامان جنگ مہیا کرتا ہے۔ اور اگر کسی کو یہ امید ہو کہ اس کے ہاں کوئی مہمان آنے والا ہے تو وہ اس کے لئے کھانا تیار کرواتا ہے وہ سمجھتی ہے کہ مہمان آئے گا تو اسے کھانا دیں گے چائے پلائیں گے مٹھائی اور پھل پیش کریں گے لیکن خوف کے نتیجہ میں جاگیں گے اور ہوشیار ہوں گے۔ یہی مضمون جو میں نے تمہیدی طور پر بیان کیا ہے اس آیت کریمہ میں بیان کیا گیا ہے جو میں نے ابھی پڑھی ہے تتجافی جنوبھم عن المضاجع

یدعون ربہم خوفاً و طمعاً و مما رزقنٰہم ینفقون

قرآن کریم کا کمال

ہے کہ وہ مضامین کو ایسے نئے نئے اسلوب سے بیان کرتا ہے۔ کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے اس آیت کا نقطۂ مرکزی خوفاً و طمعاً ہے کہ خدا تعالیٰ سے مومن کا تعلق خوف اور طمع پر مبنی ہوتا ہے۔ اس چیز کی طرف توجہ دلانے کے لئے بعض علامات کی طرف توجہ دلانے کی بھی ضرورت تھی یعنی خوف اور طمع سے کیا کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا یہ طریق بھی تھا کہ ان دونوں کو اکٹھا بیان کر کے بعد میں ان کے نتائج بیان کر دئے جاتے۔ اور ایک طریق یہ تھا کہ پہلے ایک موجب کی مثال بیان کی جاتی۔ اور پھر دوسرا موجب اور اس کی مثال بیان کی ہوتی۔ اور تیسرا طریق یہ تھا کہ موجبات تو اکٹھے رہتے۔ لیکن مثالیں ان موجبات کے قرب کو مدنظر رکھکر بیان کی جاتیں۔ مثلاً ایک طریق یہ تھا کہ خوفاً اور طمعاً کو اکٹھا بیان کرنے کے بعد دونوں کی مثالیں بیان کر دی جاتیں اور ایک طریق یہ تھا کہ خوفاً کہہ کر خوفاً کی مثال بیان کر دی جاتی اور طمعاً کہہ کر طمعاً کی مثال بیان کر دی جاتی اور تیسرا طریق یہ تھا کہ خوفاً اور طمعاً کے بعد قرب کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے طمع کی مثال بیان کی جاتی اور پھر خوف کی مثال بیان کی جاتی۔ قرآن کریم نے ان اسالیب کو متعدد جگہوں پر اختیار کیا ہے۔ لیکن اس جگہ ایک اور اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ کہ موجبات کو اکٹھا بیان کیا ہے۔ مگر ان کے اثرات میں سے خوف کے اثر کو پہلے بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ موجبات میں سے خوف کا لفظ پہلے تھا۔ اور طمع کے اثر کو بعد میں بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ طمع کا لفظ خوف کے بعد استعمال ہوا تھا۔ اسی طرح موجبات کو اکٹھا بھی کر دیا ہے۔ لیکن ہر موجب کا نتیجہ اس کے ساتھ بیان ہو گیا ہے۔ جو ایک

نہایت لطیف صفت

ہے۔

چنانچہ فرماتا ہے تتجافیٰ جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفاً ان کے پہلو اپنے بستروں سے جدا رہتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو خوف کی وجہ سے پکارتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اے خدا ہمیں خطرہ درپیش ہے۔ تو ہماری مدد فرما اس کے بعد طمعاً آتا ہے اور اس کے بعد اس کے نتیجہ کو بیان کر دیا گیا۔ جو مما رزقنٰہم ینفقون یعنی امید کی صورت میں وہ اپنے اموال آئندہ نفع کے خیال سے خرچ کرتے ہیں۔ گویا موجبات تو دونوں اکٹھے ہیں۔ لیکن ان کے اثرات الگ الگ بیان کر دئے گئے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ جب تمہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا بچہ آ رہا ہے تو تم صرف جاگتے ہی نہیں بلکہ اس کے لئے کھانا بھی تیار کرتے ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ لوگ اپنے رب کو طمع کے ساتھ پکارتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یعنی جس طرح ماں باپ اپنے بچہ کی آمد پر اس کی آمد کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ بھی خرچ کرتے ہیں۔ گویا پہلی حالت کے نتیجہ میں ان کی راتیں بیداری میں کٹتی ہیں۔ اور دوسری حالت کے نتیجہ میں ان کے دن اخراجات میں صرف ہوتے ہیں۔ خوف

شب بیداری

کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور طمع دن کے وقت خرچ کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ زمیندار اپنے قیمتی دانے اس لئے کھیت میں ڈالتا ہے کہ اسے یہ طمع ہوتا ہے کہ دانے اُگیں گے اور غلہ پیدا ہو گا۔ طالب علم دن کو مدرسہ جاتا ہے۔ اس امید میں کہ وہ امتحان میں پاس ہو گا اور اچھی زندگی گزارے گا۔ تاجر دکان پر جاتا ہے۔ ملازم دفتر جاتا ہے اور صناع کارخانہ میں جاتا ہے اس لئے کہ اس کا کوئی اچھا نتیجہ نکلنے کی اسے امید ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ عباد الرحمٰن کی یہ صفت بیان فرماتا ہے کہ تتجافیٰ جنوبہم عن المضاجع۔ ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں۔ یدعون ربہم خوفاً وہ اللہ تعالیٰ کو اس خوف کی وجہ سے پکارتے ہیں کہ کہیں شیطان اور اس کے اظلال ڈاکہ مار کر ان کے ایمان کو خراب نہ کر دیں۔ و طمعاً مگر ان سے اللہ تعالیٰ کے دو رشتے ہوتے ہیں ایک مالک یوم الدین ہونے کا اور ایک رب ہونے کا مالک یوم الدین ہونے کے لحاظ سے ان پر خوف کا پہلو غالب ہوتا ہے اور ربوبیت کے لحاظ سے اس کا رشتہ ماں باپ سے بھی زیادہ محبت اور پیار کا ہوتا ہے۔ ربوبیت کے رشتہ کے لحاظ سے وہ خوب خرچ کرتے ہیں۔ جیسے بیٹا جب اپنی ماں یا باپ کو لکھتا ہے کہ آپ سے ملنے کو جی چاہتا ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ ہم آ رہے ہیں تو وہ جھٹ ان کے کھانے وغیرہ کے لئے تیاری شروع کر دیتا ہے۔

یہ دونوں چیزیں (یعنی خوف اور طمع) ایسی ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان اپنے

ایمان کا جائزہ

لے سکتا ہے۔ ہماری جماعت جو اس بات کی مدعی ہے کہ وہ ایک مامور اور مرسل کی جماعت ہے۔ اس میں دونوں چیزیں پائی جانی ضروری ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہماری جماعت میں یہ دو چیزیں نہیں پائی جاتیں یہ دونوں چیزیں ہماری جماعت میں پائی جاتی ہیں۔ مگر بہت سے لوگوں میں غلط طور پر پائی جاتی ہیں ہماری جماعت میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جن کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ تتجافیٰ جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفاً و طمعاً و مما رزقنٰہم ینفقون۔ لیکن ابھی آدھی جماعت اس آیت کے ایک حصہ کی مصداق بنی ہوئی ہے اور آدھی جماعت دوسرے حصہ کی مصداق بنی ہوئی ہے آدھی جماعت کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ خوفاً کی مثال ہیں ذرا خوف کی حالت پیدا ہو جائے . . . . .

. . . . تو وہ گھبرا جاتے ہیں اور کہنے لگ جاتے ہیں کہ نہ معلوم اب کیا ہو جائے گا۔ اور آدھی جماعت

غلط امید

میں سوری ہے وہ سمجھتی ہے کہ اسلام کو پھیلانا اللہ تعالیٰ کا اپنا کام ہے وہ خود کرے گا ہمیں فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے ایک لطیفہ مشہور ہے ایک شخص خوجا نامی تھے جو عالم بھی تھے اور انہیں مذاق کی عادت بھی تھی وہ کہیں جاتے ہوئے ایک گاؤں میں ٹھہر گئے گاؤں کے لوگوں نے ان سے کہا کہ نماز جمعہ پڑھاؤ انھوں نے انکار کیا مگر لوگوں نے اصرار کیا اور آخر وہ مان گئے مگر ان کا جی نہیں چاہتا تھا جب وہ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو انھوں نے کہا اے لوگو بتاؤ کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے آج کیا کہنا ہے سب نے کہا نہیں ہمیں کچھ پتہ نہیں انھوں نے کہا اگر تمہیں پتہ ہی نہیں کہ میں نے کیا کہنا ہے تو میں تمہیں بتاؤں کیا اور یہ کہہ کر منبر سے اتر آئے دوسرے جمعہ پر گاؤں والوں نے پھر اصرار کیا کہ وہ نماز جمعہ پڑھائیں اور انھوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ اگر اب کے مولوی صاحب پوچھیں کہ کیا تمہیں کچھ پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے تمہیں اس کا علم ہے تو سب لوگ کہیں کہ ہاں ہمیں علم ہے جب وہ مولوی صاحب کھڑے ہوئے اور انھوں نے کہا اے لوگو بتاؤ کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے اس پر سب نے کہا ہاں ہمیں پتہ ہے کہ آپ نے کیا کہنا ہے مولوی صاحب نے کہا اگر تمہیں پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے تو پھر مجھے بتانے کی ضرورت ہی کیا ہے یہ کہہ کر وہ پھر منبر سے اتر آئے مولوی صاحب کا قیام اس گاؤں میں کچھ لمبا ہو گیا اور تیسرا جمعہ بھی وہیں آ گیا۔ گاؤں والوں نے پھر مشورہ کیا کہ ہم نے ان کا خطبہ ضرور سننا ہے اب کے انھوں نے فیصلہ کر لیا۔ کہ اگر مولوی صاحب یہ پوچھیں کہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے تو کچھ لوگ کہہ دیں کہ ہاں اور کچھ لوگ کہہ دیں کہ نہیں جب مولوی صاحب نے کھڑے ہو کر سوال کیا کہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے تو ایک طرف سے آواز آئی کہ ہاں اور دوسری طرف سے آواز آئی نہیں۔ مولوی صاحب نے کہا جن لوگوں نے ہاں کہا ہے وہ ان کو بتا دیں جنھوں نے نہیں کہا ہے۔ یہ ہے تو ایک لطیفہ مگر اس میں ایک سبق بھی ہے اور میں بھی اپنی جماعت کے اس حصہ سے جو خوف کی مرض میں مبتلا رہتا ہے کہتا ہوں اپنے خوف کا کچھ حصہ امید والوں کی جنت میں لینے والوں کو دیدو اور جو امید والوں کی جنت میں بسنے والے ہیں ان سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی کچھ امید ہی خوف سے لرزنے والوں کو دے دیں تا دونوں کا ایمان درست ہو جائے قرآن کریم کہتا ہے

مومنوں کی علامت

یہ ہے تتجافیٰ جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفاً و طمعاً و مما رزقنٰہم ینفقون۔ مومن خوف و طمع کے درمیان زندگی بسر کرتا ہے نہ ڈر سے اس کی جان نکلتی ہے اور نہ امید ہی سے اس کے عمل میں سستی پیدا ہوتی ہے غرض طمع قربانی اور خوف بیداری پیدا کرتا ہے وہ خوف جو طمع کے ساتھ ملا ہو بیداری پیدا کرتا ہے اور وہ خوف جو طمع کے ساتھ نہ ملا ہو بزدلی پیدا کر دیتا ہے جس شخص کے گھر ڈاکہ پڑنے والا ہو اور اسے یہ امید ہو کہ وہ ڈاکوؤں کو شکست دیدے گا وہ بیدار ہوتا ہے ہوشیار ہوتا ہے اور سامان جنگ جمع کرتا ہے۔ گھر چھوڑ کر بھاگ نہیں جایا کرتا لیکن جس کو طمع نہیں ہوتا وہ گھر چھوڑ کر بھاگ جایا کرتا ہے اور بزدلی دکھاتا ہے۔ اسی طرح جس میں طمع ہوتا ہے مگر ساتھ خوف بھی وہ قربانی کرتا ہے اور جس کی طمع کے ساتھ خوف نہیں ہوتا وہ سست ہو جاتا ہے اور اپنا کام دوسروں کے حوالہ کر دیتا ہے۔ غرض خوف و طمع اگر دونوں اکٹھے ہوں گے تو ایک طرف شدید بیداری ہو گی اور دوسری طرف انتہائی قربانی ہو گی جس شخص کو یہ امید ہو کہ مجھے ایک کے بدلہ میں دس ملیں گے وہ ایک کے خرچ کرنے میں دریغ نہیں کرے گا وہ تو کہے گا چلو اسے پھینکو اس کے بدلہ میں دس ملیں گے پس امید کے ساتھ قربانی اور خوف کے ساتھ لازمی بیداری پیدا ہوتی ہے

درخواست دعا

میرا لڑکا کافی عرصہ سے بدن میں پانی پیدا ہونے اور سارے بدن پر سوزش کے سبب بیمار ہے اب اس کی حالت یہ ہے کہ چل پھر نہیں سکتا حتیٰ کہ پہلو بھی نہیں بدل سکتا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ کریم عزیز کو صحت کاملہ عطا فرما دے۔ آمین

علی محمد ڈرائیور ربوہ

جامعہ نصرت (برائے خواتین) کے کانووکیشن میں

صوبائی وزیر تعلیم محترمہ بیگم محمودہ سلیم صاحبہ کے خطبۂ اسناد کا مکمّل متن

حیا، پاکیزگی، سادگی اور احساسِ فرض کے اوصاف پاکستانی عورت کا طرّۂ امتیاز ہونے چاہئیں

ہمیں اُن اخلاقی اقدار پر عمل پیرا ہونا چاہیئے جو ہمارے دین نے ہمیں سکھائی ہیں

ربوہ —— مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ وزیر تعلیم مغربی پاکستان محترمہ بیگم محمودہ سلیم صاحبہ نے جامعہ نصرت برائے خواتین کے جلسۂ تقسیمِ اسناد میں انگریزی میں جو خطبہ پڑھا اس کے مکمل متن کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:-

محترمہ پرنسپل صاحبہ ممبرانِ اسٹاف اور طالبات!

اپنے استقبالیہ ایڈریس میں پرنسپل صاحبہ نے جن پُرخلوص جذبات کا اظہار کیا ہے اُس پر میں آپ کی ممنون ہوں۔

آپ کے ادارہ نے بہت قلیل عرصہ میں جو شاندار ترقی کی ہے اُس سے آگاہی کے بعد میں فخر سے کہہ سکتی ہوں کہ تعلیم کے میدان میں عورتوں نے بہت نمایاں کامیابی حاصل کر دکھائی ہے اور اب وہ قریب قریب زندگی کے تمام شعبوں میں مردوں کے شانہ بہ شانہ کارہائے نمایاں سر انجام دے رہی ہیں۔

بلاشبہ ابتداء میں پاکستان کو تعلیم کے فروغ و ارتقاء میں شدید نوعیت کی مشکلات درپیش تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اُسے اِس میدان میں حرفِ اوّل سے ہی اپنی جدوجہد کا از سرِ نو آغاز کرنا پڑا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور ہمارے عوام کی مخلصانہ مساعی اور ان کے شدید احساسِ فرض کا ثمرہ ہے کہ اب ہم ترقی و خوشحالی کی راہ پر گامزن ہیں۔ چنانچہ اب مختلف علاقوں کی تعلیمی ضروریات کی بہ احسن وجوہ تکمیل اور لوگوں کے علمی ذوق ہائے گوناگوں کی تسکین کے لئے ہمارے پاس کافی تعداد میں تعلیمی ادارے موجود ہیں۔

آپ کا ادارہ صوبے کے صفِ اوّل کے اداروں میں سے ایک ہے جو پسماندہ علاقوں کی تعلیمی ضروریات کو بڑی عمدگی کے ساتھ پورا کر رہا ہے۔

یہ فرض ناشناسی ہوگی کہ اگر میں اِس ادارہ کے کارپردازوں کو مبارکباد نہ دوں۔ انہوں نے تعلیمی مفادات کی بہت قابلِ فخر خدمت سرانجام دی ہے تاہم یہ ترقی آخری منزل نہیں بلکہ آخری منزل کی جانب گامزن ہونے کی ابتداء ہے۔ تعلیم کے میدان میں ہم نے جو کامیابی حاصل کی ہے ہمیں اُس پر مطمئن ہو کر آسودہ خاطری کا شکار نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہمیشہ ہی بیش از بیش کامیابیوں کے حصول میں کوشاں رہنا چاہیئے۔

محترمہ پرنسپل صاحبہ! آپ کے نتائج بلاشبہ بہت حوصلہ افزا ہیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ آئندہ آپ اِس سے بھی بہتر نتائج دکھانے کے لئے پہلے سے بھی زیادہ عزم و حوصلہ اور جذبہ و جوش کے ساتھ اپنی مساعی کو جاری رکھیں گی۔

آپ کو احساس ہے کہ فی الوقت ہمارا معاشرہ ایک نہایت ہی نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ مغربی تہذیب، ضبطِ نفس یا ذہنی تربیت میں ڈھیل کی ناگوار کیفیت اور فیشن پرستی میں حد سے زیادہ استغراق وہ جانے پہچانے عوامل ہیں جن کے بُرے اثرات اِس صورتِ حال کے ذمہ دار ہیں۔ اخلاقی اقدار میں انحطاط کا رجحان دن بدن نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارا اندازِ زیست اِس درجہ بدل چکا ہے کہ اب وہ اسلام کی تعلیم اور اُس کے پُرحکمت احکام سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اِن حالات میں ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے رُجحانات کا سدِّ باب کریں اور اپنی زندگیوں کو اُس معیار کے مطابق ڈھالیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرر کردہ معیار ہے۔

حیا، پاکیزگی، سادگی، اور احساسِ فرض کے اوصاف پاکستانی عورت کا طرّۂ امتیاز ہونے چاہئیں۔ ضروری ہے کہ ہمارا مقصد صرف ڈگریاں حاصل کرنا ہی نہ ہو بلکہ حصولِ علم کے ساتھ ساتھ ہمیں اُن اخلاقی اقدار کو اپنانے اور اُن پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے جو ہمارے دین نے ہمیں سکھائی ہیں۔ یہ اخلاقی اقدار ہماری گھریلو زندگی میں بھی اور بحیثیتِ مجموعی قومی زندگی میں بھی واضح اور نمایاں طور پر منعکس اور جلوہ ریز ہونی چاہئیں۔

موجودہ سائنسی دور نے عورتوں کے لئے فکر و عمل کی نئی راہیں کھول دی ہیں۔ وہ اپنے طبعی میلان اور پسند کے مطابق اپنے لئے کوئی نہ کوئی مفید راہِ عمل متعین کر سکتی ہیں۔ طبّی اور تعلیمی میدانوں میں ان کی خدمات کی ازحد ضرورت ہے۔ انہیں انسانیت کی فلاح کے پیشِ نظر رضاکارانہ جذبے کے ساتھ ان خدمات کی انجام دہی میں شامل ہونا چاہیئے اسی طرح معاشرتی فلاح و بہبود کے شعبہ میں بھی کام کا میدان بہت وسیع ہے۔ بھوک، افلاس، تنگدستی اور دُکھ بیماری کی کچھ کم فراوانی نہیں ہے حالانکہ یہ سب چیزیں اسلامی نظریۂ حیات کے منافی ہیں۔ ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم اپنے وطنِ عزیز کے چہرے سے اِن بدنما دھبّوں کو دُور کرنے کی مخلصانہ اور بھرپور کوشش کریں اور اپنے فارغ اوقات کو انسانی مصائب اور دُکھوں کے مداوا کے لئے وقف کر دیں۔

میں نئی گریجوایٹس کو نصیحت کروں گی کہ وہ دیہی علاقوں میں پھیل جائیں اور وہاں کے باشندوں کی فلاح و بہبود کے لئے مقدور بھر کوشش کریں۔ ہمارے دیہی عوام ہماری قومی زندگی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

میں ایک دفعہ پھر آپ سب کا، محترمہ پرنسپل صاحبہ کا اور کارپردازانِ کالج کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے مجھے یہاں آ کر سب سے ملنے اور کالج اور اس کے حالات کو بچشمِ خود دیکھنے کا یہ موقع فراہم کیا۔

امتحان رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"

۶ر اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ہوگا

امتحان رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے متعلق نظارت ہذا نے ۲۶ جون کے الفضل میں اعلان کیا تھا اس کے بعد متعدد اعلانات بطور یاددہانی کئے۔ اب ۶ر اکتوبر کی تاریخ قریب آ رہی ہے یہ کتاب ساری جماعت کے لئے بطور نصاب مقرر کی گئی تھی۔ اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کو یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ ۶ر اکتوبر کے امتحان کے پرچے بھجوا دیئے جائیں گے۔ اگر کسی جماعت میں امیدوار زیادہ ہوں تو امتحانی پرچہ لکھوا دیا جائے۔ اور امیر جماعت یا صدر جماعت نگرانی کریں اور جوابی پرچہ جات کو بحفاظت مرکزی دفتر میں بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

قسط ۱۲

تحریک پچیس ۲۵ لاکھ روپے سالانہ

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال

اس سلسلہ مضامین کی پچھلی دو قسطوں (نمبر ۱۲ اور ۱۳) میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات پیش کئے جا چکے ہیں۔ جن سے روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ جماعت کے لئے بقایوں کا وجود کس قدر خطرناک اور نقصان دہ ہے بلکہ اگر بقایوں کی بے باقی پر پوری توجہ نہ دی جائے تو نادہندوں کو مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں شامل کرنے اور بے شرح چندہ دینے والوں کا چندہ پوری شرح پر ان بجٹوں میں درج کرنے سے بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور ابھی تک صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی کے پچیس لاکھ روپے سالانہ تک نہ پہنچ سکنے کے یہی تین اسباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمائے تھے۔ حضور نے فرمایا تھا کہ:-

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے اسی طرح وہ لوگ، جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ پس میں تمام افراد اور مخلص اور قربان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔"

(پیغام بنام نمائندگان مجلس شاورت ۱۹۶۱ء)

۲۔ پس یہ تینوں وجوہات لازم و ملزوم ہیں اگر نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کی اصلاح ہو جائے تو بقایوں کا کوئی امکان باقی نہیں رہ سکتا۔ اور اگر کسی جماعت میں بقائے موجود ہوں تو یہ اس امر کا کھلا کھلا ثبوت ہے کہ اس جماعت کے نادہندوں یا شرح سے کم چندہ دینے والوں کی اصلاح نہیں ہوئی۔ یہ یاد رہے کہ شرح سے کم چندہ دینے والوں سے وہی لوگ مراد ہیں۔ جو مرکز سے تخفیف شرح کی منظوری حاصل کرنے کے بغیر مقررہ شرح پر چندہ ادا نہیں کرتے ورنہ جو لوگ کم شرح پر چندہ ادا کرنے کی اجازت لے بیٹھے ہیں۔ ان پر کوئی الزام نہیں اور نہ ہی ان کی وجہ سے کسی جماعت کے ذمہ کوئی بقایا رہ جاتا ہے بشرطیکہ وہ مرکز کی طرف سے منظور شدہ شرح پر چندہ ادا کر دیں۔ اسی طرح اگر کسی شخص کی کوئی آمدنی ہی نہ ہو تو وہ نادہند نہیں کہلا سکتا نادہند تو وہی سمجھا جائے گا۔ جو آمدنی رکھنے کے باوجود نہ تو پوری شرح پر چندہ ادا کرے اور نہ ہی کم شرح پر چندہ ادا کرنے کے لئے اجازت حاصل کرے۔

۳۔ اب ہر اس جماعت کے عہدہ داروں کو جس جماعت کے ذمہ بقائے چلے آ رہے ہوں پوری سنجیدگی کے ساتھ اس امر پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ان بقاؤں کے متعلق یا یوں کہہ لیجئے۔ کہ اپنے نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والے احباب کے متعلق کیوں اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتے؟ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق کیوں اپنی ذمہ داری کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے؟ بعض عہدہ دار یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ہم نے تو اپنی طرف سے پوری کوشش کر لی۔ لیکن پھر بھی بعض لوگ چندہ نہیں دیتے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نزدیک یہ عذر قابل قبول نہیں۔ جب تک ان چندہ دینے والوں سے وصولی نہ ہو جائے یا انہیں جماعت سے خارج نہ کروا دیا جائے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ:-

"بے شک بجٹ طاقت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ مگر کونسی طاقت۔ کیا آپ لوگ خدا تعالیٰ کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ ہم میں سے پچاس فی صدی چندہ نہیں دیتے تھے۔ اس لئے ہم نے آمد اور خرچ میں کمی کر دی۔ خدا تعالیٰ کہے گا۔ کیا تم نے چندہ نہ دینے والوں سے چندہ لینے کی کوشش کی اور اس کے لئے اپنی انتہائی کوشش صرف کر دی اس کا آپ لوگوں کے پاس کیا جواب ہے۔ کیا کوئی جماعت ایسی ہے جو یہ بتائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ لکھا ہے کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ نہیں دیتا۔ وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ اس کے مطابق اس نے نہ چندہ دینے والوں کا معاملہ پیش کیا۔ باتیں کرنی آسان ہیں لیکن کام کرنا مشکل ہے۔ آپ لوگوں نے طاقت استعمال ہی نہیں کی۔ پھر طاقت سے کام کس طرح بڑھ گیا۔ یہ ایک چیز تھی جاننے پالنے جس سے کام لیا جا سکتا تھا۔ مگر اس سے کام نہیں لیا گیا۔ ایسے نادہند جماعتوں میں موجود ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ لیکن تم لوگ ان کے ڈر کی وجہ سے ان کے لحاظ کے باعث اور ان کی آنکھوں میں آنکھیں ملانے کی شرم سے انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہو اور پھر کہتے ہو۔ چندہ وصول کرنے میں ہم نے پوری کوشش کر لی۔ اس بارے میں تم غلطی پر ہو۔ اور یقیناً غلطی پر ہو۔ یہ کوشش باقی ہے۔ ان نادہندوں کے پاس جاؤ۔ جو احمدی کہلا کر چندہ نہیں دیتے اور انہیں بتاؤ۔ حضرت مسیح موعود کا یہ حکم ہے۔ پھر بھی اگر وہ کہیں کہ نہیں دیتے۔ تو ان کا معاملہ میرے سامنے پیش کرو۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ جو علام الغیوب ہے۔ اس کے سامنے تم جواب دے سکتے ہو کہ ہم نے اپنی طرف سے کوشش کر لی تم انسانوں کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ مگر خدا تعالیٰ کو نہیں اور ہمارا معاملہ انسانوں سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے ہے بے شک طاقت اور ہمت سے زائد بجٹ نہ ہو۔ اگر ہم طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالتے ہیں تو یہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے خلاف ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ طاقت کے معنے کیا ہیں۔ طاقت کے معنے خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ نہیں کہ منہ سے کہہ دیا ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اور ہم سے چندہ وصول نہیں ہو سکتا۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء)

خدام احمدیہ کا سالانہ امتحان

خدام الاحمدیہ کے ہر سہ معیاروں کا سالانہ امتحان اکتوبر ۱۹۶۳ء کے پہلے عشرہ میں منعقد ہوگا۔ اس سے قبل ہی آپ کی خدمت میں پرچے بھجوا دئے جائیں گے۔ آپ مناسب وقت میں اپنی یا اپنے نمائندہ کی نگرانی میں امتحان لے کر پرچے اولین فرصت میں مرکز میں بھجوا دیں تا سالانہ اجتماع سے قبل نتائج مرتب کئے جا سکیں۔

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر ہر معیار میں اول دوم اور سوم آنے والے خادم کو انعامات دئے جائیں گے۔ توقع ہے۔ کہ آپ ان امتحانات میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔ تا کہ اس کے مطابق پرچے بھجوائے جا سکیں۔

(مہتمم تعلیم الاسلام خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ٹکٹ داخلہ برائے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین اور خدام توجہ فرمادیں

مقام اجتماع میں خدام کے داخلہ کے لئے ایک ٹکٹ حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جس کے بغیر کسی خادم کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوتی۔ ٹکٹ کے حصول کا طریق یہ ہے کہ دفتر مرکزیہ کے مجوزہ فارم کو قائد مقامی کی تصدیق کے ساتھ ہر خادم اپنے ہمراہ لائے اور وہ دکھا کر دفتر بیرون سے ٹکٹ حاصل کرے۔ اس لئے قائدین کرام اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد سے خاکسار کو جلد از جلد مطلع فرمائیں تا اس تعداد کے مطابق انہیں مجوزہ فارم بھجوائے جا سکیں۔ قائدین علاقائی۔ اضلاع اور نمائندگان شوریٰ سب کے لئے ٹکٹ داخلہ کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس لئے جملہ قائدین کرام اس کی طرف جلد متوجہ ہوں۔

(منتظم دفتر بیرون)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو ذیل کے ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں:۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر معہ سٹورز کی مختصر تفصیل تعداد کے	ٹنڈر فارم کی قیمت معہ خرچ ڈاک وپیکنگ (ناقابل واپسی)	ڈرائینگز و سپیسی فیکیشنز (دفتر طے شدہ) دفتر زیر دستخطی سے مذکور ذیل قیمت کے عوض دستیاب ہو سکتے ہیں	تاریخ فروخت	مطلوبہ تاریخ و وقت	کھلنے کی تاریخ و وقت
1	2	3	4	5	6	7
۱	P 5/215/1-63 گریفائٹ الیکٹروڈز ۹" ڈایا × ۶۰ لمبے معہ ٹیپرڈ نپلز ۵ ۱/۲" ڈایا × ۸" لمبے وغیرہ = ۶۳۰ عدد	روپے ۱۵/-	×	۲۲ ستمبر ۶۳ء تا ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۳ء	۲۲ اکتوبر ۶۳ء ۸ بجے	۲۲ اکتوبر ۶۳ء ۹ بجے
۲	P3/170/2-63 ایک بلاسٹ یرڈ گنڈ = ۸۵۰۰ عدد	۱۰/- روپے	۲/- روپے	۲۳ ستمبر ۶۳ء تا ۲۲ اکتوبر ۶۳ء	۲۳ اکتوبر ۶۳ء ۸ بجے	۲۳ اکتوبر ۶۳ء ۹ بجے
۳	P.3/235/2-63 (i) ایم ایس ڈاگ سپائکس بی جی ۵-۸"/۳×۵/۸ ۲۰ لاکھ یا تقریباً ۶۲۸ ٹن (ii) ایم ایس راؤنڈ سپائکس بی جی ۸۵۰۰/۷"×۳/۴ ۲۰ لاکھ یا تقریباً ۹۵۵ ٹن	۷۵/- روپے	۵/- روپے	۲۴ ستمبر ۶۳ء تا ۲۳ اکتوبر ۶۳ء	۲۴ اکتوبر ۶۳ء ۸ بجے	۲۴ اکتوبر ۶۳ء ۹ بجے
۴	P/C/224/1-62 (i) لیچ سلائڈنگ ڈور (ان سائڈ) رائیٹ ہینڈ = ۹۸ عدد (ii) پگ معہ چین برائے ڈش ہینڈ بیسن = ۷۵۰ عدد (iii) بال برائے لیش ریلیز کاک والو = ۷ عدد (iv) ہینڈ واش کارنر ۷۳۵ عدد (v) فلشنگ سیٹرن وغیرہ = ۷۵ عدد	۱۰/- روپے	۵۷/- روپے	۲۴ ستمبر ۶۳ء تا ۲۳ اکتوبر ۶۳ء	۲۴ اکتوبر ۶۳ء ۸ بجے	۲۴ اکتوبر ۶۳ء ۹ بجے
۵	P6/21/D/1-62 (i) پاڈلین کمرشل ۲۵"×۶ - ۱۶ گا = ۵۱۷ عدد (ii) پاڈلین ٹرانسپورٹیشن بعد کٹائی شیس وغیرہ ۲۵×۶ - ۱۶ = ۷۰ عدد (iii) پاڈلین ٹرانسپورٹیشن مکمل ۱۳×۱۳ = ۱۱ عدد	۲۰/- روپے	×	۲۶ ستمبر ۶۳ء تا ۲۴ اکتوبر ۶۳ء	۲۶ اکتوبر ۶۳ء ۸ بجے	۲۸ اکتوبر ۶۳ء ۹ بجے
۶	P/L/62/1-63 بائلرز فلو اور آرک ٹیوب سٹیل برائے سٹیم لوکوز = ۱۵۷۲۶ عدد	۲۵/- روپے	۷/- روپے	۲۱ ستمبر ۶۳ء تا ۲۹ اکتوبر ۶۳ء	۳۰ اکتوبر ۶۳ء ۸ بجے	۳۰ اکتوبر ۶۳ء ۹ بجے

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے تمام ایام کار میں ماسوائے جمعہ صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک مذکورہ بالا قیمت کے عوض نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر دستیاب ہو سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر چیک بنک ڈرافٹ گارنٹی بانڈز بنک ڈیپازٹ اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ بطور ٹنڈر فارم کی قیمت کے طور پر قبول نہ ہوں گے) صرف انہی ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیش کشوں پر غور ہوگا۔ ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳۔ اس سلسلہ میں کوئی ٹنڈر یا انکوائری یا بنام زیر دستخطی کے نام ہرگز نہ بھیجی جائے۔

اے حمید
پی۔ آر۔ ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیز طاہر شمیم۔ مونڈ ویلی کا نکاح عزیزہ رضیہ نسرین بنت مکرم مولوی خیر الدین صاحب بٹ مرحوم آف بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر مکرم نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مورخہ ۱۳/۹/۶۳ کو بعد نماز جمعہ مسجد دار الذکر لاہور میں پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے، آمین۔

عبد الحمید (شملوی)
گورنمنٹ پنشنر ۶۵ ٹمپل روڈ لاہور

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پشاور ۲۴ ستمبر۔ قومی اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر سردار بہادر خان نے کہا ہے کونسل مسلم لیگ ایک یونٹ کی حامی ہے۔ اس کا موقف یہ ہے کہ ایک یونٹ جاری رکھا جائے۔ پارٹی نے ۱۹۵۶ء میں ایک یونٹ کی حمایت کا موقف اختیار کیا تھا۔ یہ موقف اب بھی قائم ہے اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک پارٹی اسے تبدیل نہ کر دے یا اس میں ترمیم نہ کر دے جب تک ایسا عمل میں نہیں آتا۔ اس وقت تک ٹیکنیکل طور پر کونسل مسلم لیگ کی پوزیشن یہی ہوگی

• کھٹمنڈو ۲۳ ستمبر نیپال کے ہفتہ وار اخبار "نیا سماج" نے اپنے اداریہ میں بھارت کی ہوس ملک گیری کی قلعی کھولی ہے اور کہا ہے کہ نہرو حکومت ہمسایہ ملکوں پر للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی ہے اور انہیں ہڑپ کرنے کے منصوبے تیار کرنے میں مصروف ہے۔

• نئی دہلی ۲۴ ستمبر۔ بھارتی اخبارات نے انکشاف کیا ہے کہ تبتی باغیوں اور کھمپا قبائلیوں کو جنہیں زبردستی بھارت لایا گیا تھا۔ بھارتی فوج میں بھرتی کیا جائے گا۔ اور انہیں چین کے خلاف سرگرمیوں میں استعمال کیا جائے گا۔

ہندوستان سٹینڈرڈ نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں کہا ہے کہ حکومت بھارت نے کھمپا قبائلیوں کو بھارتی فوج میں بھرتی ہونے کی سہولتیں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اخبار نے یہ بھی انکشاف کیا کہ بھارتی حکومت نے تبتی باغیوں کو بھرتی کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

• لندن ۲۴ ستمبر۔ آزاد اخبار آبزرور نے لکھا ہے کہ ملائشیا کے نئے وفاق کی سرحدوں پر اقوام متحدہ کی فوج متعین کی جانی چاہئے۔ اخبار نے انتباہ کیا ہے کہ اگر انڈونیشیا نے وفاق میں بغاوت کی حوصلہ افزائی کی تو خطرناک صورت حال پیدا ہو جائے گی

"آبزرور" نے لکھا ہے کہ جس طریق پر ملائشیا قائم کیا گیا ہے۔ اس کے بارہ میں انڈونیشیا کو گلہ ہو سکتا ہے۔ لیکن صدر سکارنو نے جس ردعمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کے لئے کوئی جواز پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جکارتا میں جس قسم کی غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اس کے باعث انڈونیشیا ہر قسم کی ہمدردی سے محروم ہو گیا ہے

• جکارتا ۲۴ ستمبر۔ انتارا خبر ایجنسی کی اطلاع کے مطابق انڈونیشیا نے ملائشیا کے لئے تیل سے بنی ہوئی اشیاء کی برآمد ممنوع قرار دے دی ہے۔ اس امتناع پر اسی دن سے عمل شروع ہو گیا تھا۔ جس دن صدر سکارنو نے ملائشیا سے تجارتی تعلقات توڑ لینے کا اعلان کیا تھا

حکومت انڈونیشیا کی طرف سے ملک بھر کی تیل کمپنیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ملائشیا کے لئے بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر ایسی اشیاء برآمد نہ کریں جو تیل سے بنتی ہیں۔ یاد رہے اس سے پیشتر ملائشیا نے اعلان کیا تھا کہ انڈونیشیا کے کسی طیارہ کو ملک کے کسی ہوائی اڈے میں اترنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

کراچی ۲۴ ستمبر پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے ترجمان نے بتایا ہے کہ ۱۴ اکتوبر سے پی۔ آئی۔ اے کے نیویارک جانے والے طیاروں کی پرواز عارضی طور پر معطل کی رہی ہے

• لاہور ۲۴ ستمبر۔ نظامت بہبود عمال کے ایک اعلان کے مطابق جو پاکستانی برطانیہ جانے کے خواہشمند ہیں انہیں ملازمت ووچر حاصل کرنے کے لئے لاہور آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ملازمت واؤچر کی درخواست کے فارم مغربی پاکستان کے تمام دفاتر روزگار سے مل سکتے ہیں۔

• انقرہ ۲۴ ستمبر۔ تین پاکستانی اور تین ترکی صحافی اکتوبر میں ایران کا دورہ کریں گے یہ دورہ سنٹو کے پروگرام کے تحت ہوگا اسی طرح پاکستان اور ایران کے صحافی ترکی اور ترکی اور ایران کے صحافی پاکستان کا دورہ کریں گے

• ڈھاکہ ۲۴ ستمبر۔ پاکستان کے انجینئروں کا ایک پانچ رکنی وفد جس کی قیادت مشرقی پاکستان واپڈا کے کمشنر مسٹر بی۔ ایم عباس کریں گے۔ ۲۷ ستمبر کو کراچی سے چین روانہ ہوگا۔ وفد چین میں ایک ماہ ٹھہرے گا۔ اور سیلاب پر قابو پانے اور پانی ذخیرہ کرنے کے طریقوں کا مطالعہ کرے گا یہ دورہ مشرقی پاکستان کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ کیونکہ مشرقی پاکستان کو بھی اس نوعیت کے سیلابوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ جس طرح چین کے ڈیلٹائی علاقوں کو۔

• نئی دہلی ۲۴ ستمبر اتر پردیش اسمبلی میں ایک رپورٹ پیش کی گئی جس میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ تعمیرات اور بجلی کے شعبے میں ۵ کروڑ روپے کی خورد برد کا انکشاف کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت ضروری تحقیقات کر رہی ہے۔

اعلان برائے مجالس انصار اللہ ضلع سرگودھا

تمام مجالس انصار اللہ ضلع سرگودھا کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۹ ستمبر ۶۳ء کو جو اجتماع منعقد کرنے کی تجویز تھی وہ محض وجوہ کی بناء پر ملتوی کر دی گئی ہے۔ اب یہ اجتماع انشاء اللہ اکتوبر کی کسی تاریخ کو ہوگا۔ جس کا اعلان بعد کر دیا جائے گا اور مجالس کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دے دی جائے گی۔

(ناظم مجالس انصار اللہ ضلع سرگودھا)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا پہلا سالانہ مقامی اجتماع

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ۲۵ ستمبر کو ۳ بجے بعد دوپہر افتتاح فرمائیں گے

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا پہلا سالانہ اجتماع ۲۵ ستمبر ۶۳ء کو گولبازار کے میدان میں شروع ہو رہا ہے اس اجتماع میں ربوہ کے تمام خدام اور اطفال کی حاضری لازمی ہوگی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اس اجتماع کو نہایت بیش قیمت پیغامات سے نوازا ہے جو اجتماع کے موقع پر سنائے جائیں گے مزید برآں دیگر مقررین کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد و محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر بھی خدام سے خطاب فرمائیں گے۔ دیگر پروگراموں کے سلسلہ میں مختلف الانواع علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوں گے الغرض یہ اجتماع تربیت و اصلاح اور روحانی و علمی ترقی کا ایک نادر موقعہ ہوگا۔

اس عظیم الشان اجتماع کا افتتاح ۲۵ ستمبر کو ٹھیک ساڑھے تین بجے بعد دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرمائیں گے احباب سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں۔

(ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

ضرورت لیڈی لیکچرار ایم اے جغرافیہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں ایک لیڈی لیکچرار کی ضرورت ہے جو کم از کم سیکنڈ کلاس ایم اے جغرافیہ ہو۔

گریڈ:- ۲۴۰ – ۱۵ – ۳۷۵/۱۵ – ۴۶۵

ابتدائی تنخواہ:- ۲۴۰/- + ۲۰/- گرانی الاؤنس

درخواستیں بنام پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ مورخہ ۳۰ ستمبر ۶۳ء تک معہ نقول اسناد وغیرہ کے پہنچ جائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

ولادت

میرے بھائی جان عطاء الرحمٰن صاحب طاہر کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ بچی عطا فرمائی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولودہ کو نیک صالحہ اور بلند اقبال بنائے اور عمر دراز سے نوازے مولودہ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کی پوتی اور مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری کی نواسی ہے۔

(جمال الدین ابن مولوی محمد دین صاحب شہید)

گمشدہ گھڑی

حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے جنازہ کے دن ایک گھڑی ملی تھی جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کریں۔

(عبدالعزیز مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ۔ معرفت دواخانہ خدمت خلق ربوہ)

درخواست دعا

میرے چچا چوہدری شاہ محمد صاحب آف دھاریوال ۳۳ ایک مدت سے نمبرداری کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں اب آخری فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بہتر فیصلہ فرمائے۔

(غلام رسول آشنا دارالرحمت وسطی ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴